به عون معین مطلق و توفیق خدای حق

این کتاب مستطاب مسمی به خلافت مصنفه حکیم دقیق النظر عمیق الفکر عالم تواریخ و سیر جان ڈونپورٹ صاحب بهادر که ترجمه آن جناب ممدوح اکابر آنام موهبت فرمای خاص و عام وحید العصر مولوی محمد حید رضا صاحب عام فهم بزبان اُردو از کمال غور و توجه از کتم عدم بمنصهٔ ظهور آوردند

نام تاریخی

جزو مظاهر الحق

۱۳۰۱ھ

حسب ارشاد فیض بنیاد عالی شان جلالت نشان منبع الخلق والاحسان معدن الکرم والامتنان عالی همت آسمان رفعت آفتاب طلعت برگزیدهٔ بارگاه رب المشرقین جناب راجه سید غضنفر حسین صاحب ضاعف اجلاله وادام الله اقباله بمقام لکهنؤ محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و نهم ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۱ هجری

در مطبع اثنا عشری بحسن اهتمام بندهٔ سید عابد علی طبع شد

تقریظ

چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ جناب حبر علام بحر طمطام مروج دین مبین اسلام نائب اہل بیت علیہم السلام الفقیہ الباذل والعالم الکامل فخر المتکلمین عمدۃ المجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین مجتہد العصر والزمان افضل الفقہا تاج العلما بحر العلوم جناب مولانا ومقتدانا سید علی محمد صاحب قبلہ وکعبہ مد ظلہ العالے

باسمہ سبحانہ

تاریخ فاضل معاصر حکیم متبحر علامہ جان ڈونپورٹ صاحب بہادر دام توفیقہ جسے اونہون نے تاریخ بعض ائمۂ دین وحجج معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بالخصوص تاریخ حضرت سید الوصیین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ مین تحریر فرمائی ہے اوسکا یہ ترجمہ شریف ہے اور اسی وحید عصر فرید دہر فرد زمانہ دُر یگانہ عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب گردون قباب ہلال رکاب ذو الریاستین شاہزادہ علامہ سرکار فیض مدار شاہزادہ جہان قدر میرزا محمد واحد علی بہادر دام اقبالہ وزاد اجلالہ وایدالحق بہ الحق واہلہ بحق الحق واہلہ نے نوک ریز قلم ہدایت رقم کرایا پھر یہ مطالعہ بیجدان مین آیا واقعی یہ ترجمہ نہایت خوب ہے بغایت پاکیزہ اسلوب ہے۔

وفی کل لفظ منہ روض من المنے	وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

حق سبحانہ وتعالے سب مومنین اور شیعیان آل طٰہٰ ویٰسین کو اس سے مستفید و
مستفیض کرے اور ثواب عظیم اسکا عائد حال فرخندہ فال حضرت شاہزادہ زاد اللہ
بسطۃ فی العلم والجسم فرماے اور ہرچند کہ اصل تاریخ مزبور متضمن اکثر مضامین حق
پر ہے لیکن ازبسکہ حکیم مذکور چیرہ دست حکمت فلسفہ مین ہین اور مبانی مین اوسکے
اور مبانی شرع حنیف مین بون بین ہے اور حکمت اخلاق پر صاحب موصوف کو
توجہ کمتر ہے حالانکہ وہ مثل مرادف اسلام ہے اسوجہ سے بعض تعریفین اون کی
بعض ائمہ معصومین پر بمراحل دور انصاف اور عقل سے واقع ہوے ہین بالخصوص
جو تعرض اونہین سفر کربلا وغیرہ پر ہوا کہ وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف ہوا حالانکہ نظیر
اوسکی حکمت کی پیشواؤن کے حال مین بھی موجود ہے معلوم نہین کہ حکیم سقراط کی
موت کو بھی وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف فرمائین گے یا نہین - بر تقدیر ثانی یہ
تحکم ہے اور بر تقدیر اول جان حکمت پر ستم توڑنا ہے پس صاحب ممدوح کو
پہلے اس تنقیح پر توجہ ضرور تھی کہ عتاب حضرت - یزید پر نو قسمون مین سے اخلاقی
قوتون کے اقسام کی کون قسم تھی اور عناد یزید اون سے کس قسم کا تھا - اور
سفر کربلا کس قسم مین داخل تہا اور موت حضرت عقلی تھی یا نہین اور موت عقلی حیات
غیر عقلی سے بہتر ہے یا نہین - اور علی ہذا القیاس پھر سب پر طرہ یہ ہے کہ وہ

اس تاریخ مین تسلیم کرتے ہین حضرت کی سخاوت وصبر وشجاعت حالانکہ حکما اخلاق
نے حکمت وشجاعت مین تلازم طرفین سے ثابت کیا ہے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے
کہ حضرت شجاع ہون اور حکیم نہون اذکل حکیم شجاع وکل شجاع حکیم۔ پس اجنبیت
صاحب ممدوح کی حکمت اخلاق سے اور اوسکے مصطلحات سے اظہر من الشمس الدائر
اور ابہر من الامس الدابر ہے اور جو شائق تنقید کا حقائق اشیائکے ہو اوسے مطالعہ
ترجمہ زیارت ناحیہ اورا وسکے منہیا تکا چاہئے کہ وہ تفصیل ہران اجمالون کے مطلع
ہوکے قدرت خدا کا تماشا دیکھے وہو یحقق الحق ویدمغ الباطل وہو الموفق والمعین
وعلیہ یتوکل وبہ نستعین حرّرہ بیمناہ الوازرۃ الداثرہ خادم الشریعۃ الطیبۃ الطاہرۃ
علی محمد بن سلطان العلما اوتی کتابہ بیمینہ فی الآخرۃ

تقریظ دل پذیر بے مثل ولانظیر

کہ از نوک قلم بلاغت رقم فضائل مآب فواضل ایاب عمدۃ الانجاب قدوۃ الاطیاب
جناب مولوی سید محمد صالح بن العلم العلامہ والفرد الفہامہ العالم الربانی
والنور الشعشعانی عمدۃ العلماء الاعلام فقیہ اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ فی
العالمین وحجتہ علی الجاحدین المولی الکونین نجل المصطفین جناب مولانا السید مرتضیٰ حسین صاحب
اعلی اللہ مقامہ وجعل الجنۃ دار قیامہ بر صفحہ قرطاس محرر گشتہ

بسمہ سبحانہ

نحمد اللہ الرحمان الرحیم علی احسانہ الجسیم وکرمہ العمیم ونشکرہ علی ما انعم علینا بنعمۃ العظیم وجعلنا علی ملتہ خلیلہ الجلیل ابراہیم ونصلی علی نبیہ النبیہ الکریم وعترتہ حجج دین اللہ القویم سیما ابن عمہ ووصیہ الذی حبتہ صراط اللہ المستقیم اما بعد یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مسماۃ بہ جزو مظاہر الحق کتاب مستطاب مسمی بہ خلافت مصنفہ حکیم دقیق النظر عمیق الفکر عالم تواریخ وسیر جان ڈونیورٹ صاحب بہادر ہداہ اللہ تعالی سواء الطریق درواہ من رحیق التحقیق کا ترجمہ ہے۔ جسے عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت آیاب متکی اریکہ جاہ وجلال متوسد وسادہ ابہت وجلال حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم وعالمیان سرکار جناب شاہزادہ جہان قدر مرزا محمد واجد علی بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف قدرہ واجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین وموالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو مین تحریر کرایا۔ اور حقیقت امامت جناب امام المتقین وصی خاتم النبیین سید المرسلین نفس رسول رب العالمین امیر المومنین مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام ۔ ما اتصل اللیالی والایام کو کتب تواریخ عامہ سے ثابت کیا حق یہ ہے کہ عالی حضرت شاہزادہ صاحب بہادر کا یہ احسان

عام سب پر ہے لیکن زبان انگریزی سے ناواقفوں کو تو گویا نہر کوثر ہے۔ خداوند عالم مالک لوح و قلم شیعیان امیر المومنین کو اس سے فیضیاب کرے اور اپنے فضل و کرم سے سرکار فیض مدار جناب ممدوح کو شاد کام و بامراد رکھے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ حررہ بقلمہ ولفظہ بفمہ اذل الخلیقہ بل لاشئے فی الحقیقہ السید محمد صالح بن العالم المشتہر فی المشرقین والمغربین البرے عن کل وین وشین جناب المولوی سید اصغر حسین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ یوم الاربع لستۃ خلوان من شہر جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۲ من ہجرۃ سید الوری علیہ التحیۃ والثنا

قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ شاعر بعدیل رئیس جلیل عالیشان جلالت نشان الامیر ابن الامیر جناب مستطاب نواب سید محمد حسین خان صاحب نصفا الشہیر حضور صاحب متخلص بہ ہجری دام اقبالہ و فضلہ

قطعہ تاریخ

جم جاہ فریدون فر جہان قدر | شہزادہ آفتاب صولت
ہین ذرہ نواز و بندہ پرور | لکھوائے کتاب مہر طلعت
کس حسن سے ترجمہ کرایا | کیا شستہ و رفتہ ہے عبارت
ہو سکتے نہین بیان اوصاف | تحریر ہے معدن فصاحت
اسکے ہجری کلک دُرفشانے | کھینچے تصویر خوب صورت

۱۳۰۲ھ

قبل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلی القاب عظمت ایاب حاتم
زمان سکندر دوران سید صاحب عالم و عالمیان سید پُر فیض آثار جناب شاہزادہ
میرزا جہان قدر محمد واجد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ نے
واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے
اردو مین تحریر کیا اور حقیقت امامت حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ
وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کیا اور حسب حکم عالی الشرف عالی جناب
شاہزادہ ممدوح کے والا شان جلالت نشان رفیع المکان منشی دوران
رئیس زمان منبع الجود والاحسان عالی جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان
معروف جناب سید بادشاہ نواب صاحب نے مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا موافق
فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین
سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیہ طبع سے آراستہ کیا فقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	حاشیہ ۳	خرافت	وہ خلافت	۹	۱۳	جو	جو کوئی
ایضاً	۹	کے	کے مین	۱۳	۱۵	بو	ابو
۱۲	۷	اور	اوتار	۱۴	۲	خودیش	خوریش
۱۴	۱۰	مسلمانون	مسلمان	۱۵	۱۰	مقبول کو	کو مقبول
۲۰	۲	اپی	اپنی	۲۲	۱	اگرچہ	اگرچہ
۲۵	۱۵	کے	سے				

قبل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلی عن القاب عظمت ایاب حاتم
زمان سکندر دوران صاحب عالم و عالمیان سرکار فیض آثار جناب شاہزادہ
میرزا جہان قدر محمد واحد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ نے
واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے
اردو مین تحریر کرایا اور حقیقت امامت حضرت امیر المومنین صلوات اللہ
وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کرایا اور حسب فرمایش عالی جناب
شاہزادہ ممدوح کے والاشان جلالت نشان رفیع المکان علے دودمان
رئیس زمان منبع الجود والاحسان عالے جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان
المعروف جناب سید بادشاہ نواب صاحب فی مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا تھا
فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین
سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیہ طبع سے آراستہ کیا فقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳ حاشیہ	خلافت	وہ خلافت	۹	۱۲	جو	جو کوئی
ایضاً	۹	کے	کے مین	۱۳	۱۵	بو	ابو
۳۱	۷	اور	اوتار	۱۴	۶	خوذیش	خوذریش
۳۴	۱۰	مسلمانون	مسلمان	۱۵	۱۰	قبول کو	کو قبول
۲۰	۲	اپی	اپنی	۲۴	۱	اگرپہ	اگرچہ

به عون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

درین هنگام فرخی فرجام بفضل حضرت معین مطلق الموسوم

جزو مظاهر الحق

نام تاریخی

سنه ۱۳۰۱ هجری

بمقام لکهنو محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و دوم ماه ربیع الآخر سنه ۱۳۰۶

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اهتمام سید عابد علی طبع شد

دیباچہ مصنف

یہ تحریر بایما اکثر ناظرین کتاب مسمّی ان اپولوجی فور محمدؐ اینڈ قرآن (مترجمہ بہ مظاہر الحق) کے جنکی راے ہوئی کہ مختصر ذکر خلافت اوس کتاب مین مستحسن ہوتا قلمی ہوے ۔

دستخط

جی ڈی یعنے جان ڈوینپورٹ ۔

اسمون سے مصنفین کتب کے جنکی طرف واسطے سند کے اس تحریر مین رجوع کرنا ہوا اطلاع دیجاتی ہے

ابو الفدا ۔ ترجمہ لنسک مطبوعہ ۱۷۶۹ء ۔ ابو الفرج ۔ تاریخ مختصر خاندان ہاے شاہی ۔ دلو دوریوس تاریخ مستقدمین ۔ ڈونو ۔ تاریخ ہندوستان ۔ مجموعات مختلف فرانسیسی و انگریزی ۔ گبن ۔ الخطالدور ۔ ڈی ہلبٹ کتب سرقیفشہ ۔ ہارلس ہلس ۔ تاریخ اسلام ۔ تیمور ۔ تذکرہ جارج ہارکسی ۔ میان قرآن ۔ واشنگٹن ابروسگ ۔ سیرۃ محمدؐ اوگلی ۔ تاریخ اعراب ۔ پوسن ۔ خطوط بہ لڑاوس ۔ ٹیلرس تاریخ محمدؐ ۔ دولٹائیر رسائل اخلاق و مذاہب اقوام ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خرابیان جو اولوالعزمی کے جھگڑون سے جاری ہوتی ہین وہ اکثر جس زمانہ مین
اور جس ملک مین واقع ہوئی ہین وہان وہ محدود رہے ہین مگر جو خرابیان
اختلافات مذہبی یا تعصب دینی سے کہ یہ سب خصومتون سے زیادہ
نا اصلاح پذیر ہی پیدا ہوتی ہین وہ ایسی نہین ہوتے ہین۔ تصدیق پر اس امر کے
حال خلافت ایسی گواہی دیتا ہی کہ اوس مین کسیکو جاے بحث نہین رہتی
اسطرح پر کہ جو سخت عداوت انحضرت کی وفات سے ان دو بڑے فرقون

ہو بنام سُنی و شیعہ مشہور ہین پیدا ہوے وہ ہر قرن مین بعد ہجرت تازہ
معنی رہی ہو بلکہ ابتک اگرچہ کسیقدر گہٹ گئے ہو درمیان عثمانیون اور فارسیون
چلی آتی ہو **فصل** اگر آنحضرت کے رفقاء و اصحاب کے دلون مین اوس طرحکی
عداوت و رقابت ہوتی جس مین کہ سکندر اعظم کے جانشین مبتلا تھے تو ہرگز
اُنکی سلطنت بحر اقیانوس سے دریاے گنگ تک نہ پہونچی ہوتی بلکہ ہوسکتا
تہا کہ انکا دین درمیان عرب کے صحراؤن کے غائب ہوجاتا مگر تفضل خدا کے
ایک حصہ آنحضرت کے جوش دل کا اونکے شاگردون پر القا فرمایا جس سے
دلون کو اونکے قوت ہوئی اور قرآن کے رواج دینے کے شوق نے
اونکی ہمتون کو ایسا بلند کیا کہ اُنہون نے اپنے نفع شخصی پر نظر نہین کی لیکن
بعد وفات آنحضرت نہ تلوار کی دہشت نہ خطبونکی تیز زبانی ایسا اتفاق
مذہبی جیسا کہ بکمال خواہش چاہتے تھے ثابت و قایم نہ رکھ سکے بلکہ
اسکے فرقے اہل اسلام کے اتنے متعدد ہوے جتنے کہ نصاری کے ہوئے ہین
حالانکہ تعدد فرق سے خود نصرانیت پر حرف آتا ہو پس اس بات مین دونون
مذہب برابر ہوے کہ ملاحظہ سے اونکے احوال کے ایک غم افزا نظیر
انسان کی ضعف عقل کے اور نخوت و غرور کے مشاہدہ ہوتے ہین

فصل ۲ تفصیلی حال اتنے فرقون کا اور اونکے متناقض طریقون کا کئی
جلدون مین لکھا جا سکتا ہے مگر جیسا کہ علی العموم یہودیون اور نصرانیون کے
دو عام فرقے فریقین وصدوقیین یہودیون مین اور کتھولک پروٹسٹانٹ
نصرانیون مین سمجھے جاتے ہین ویسا ہی سنی اور شیعہ کے عام معنے لینا چاہیے
اب نتیجہ اس افتراق کا صرف انواع واقسام کے اختلافات فروع ورسوم
دین مین نہین بلکہ ایک نہایت نااصلاح پذیر جنگ وجدل بھی ہی جس مین معلوم
ہوتا ہی کہ نہایت خونریزی ہوئی فصل ۳ ان دو فرقون مین سے ایک
یعنے سنی نے ابوبکر سسرے کو رسولؐ کے اونکا جانشین مانا اور دوسرے فرقہ نے
علی چچازاد بھائی اور داماد آنحضرت سے جیسا کہ مقتضاے مزید انصاف ور
حمیت دینی ہی تولا رکھی باین نظر کہ آنحضرت ہمیشہ اون سے محبت والفت علانیہ
رکھتے تھے اور چند مرتبہ اونکو اپنا جانشین بھی ظاہر کیا تھا علی الخصوص دو مقامون مین
ایک جب آنحضرت نے اپنے گھر مین قبیلۂ ہاشمی کی ضیافت کی تھی اور
علی نے باوصف تمسخر وتوہین کفار اپنا ایمان علانیہ ظاہر کیا آنحضرت نے اپنے باہین
اوس جوان کے گلے مین ڈال کے چھاتی سے لگا کے باواز بلند کہا دیکھو

[illegible] ۱۲

میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ کو) اور دوسرے جب آنحضرت نے
ایک برس قبل اپنے انتقال کے خطبہ پڑہا تھا بحکم خدا جسکو جبرئیل آنحضرت کے
پاس لائے تھے اور یون کہا تھا کہ آپ پر اے پیغمبر صلوات و رحمت خدا سے
مین لایا ہون مع اوسکے حکم کے آپکے پیرو ون کے نام جسکو آپ اون سے
کہنے نے تاخیر کے اور نے خوف کے شریر آدمیون سے اسواسطے کہ وہ خداوند
توانا ہے اور بچاویگا آپکو کہ اوس کے بندہ ہین **فصل** بموجب اس حکم کے
آنحضرت نے انس سے کہا کہ لوگون کو جمع کرے جس مین آنحضرت کے پیرو اور
یہودی اور نصرانی اور مختلف رہنے والے وہان کے بھی حاضر ہوئین۔ یہ
جمعیت ایک گاؤن پاس ہوئی جس کا نام خم غدیر ہے نواحی مین شہر جحفہ کے
جو درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہے پہلے یہ مقام کل موانع سے صاف ہو رہا تھا
دسوین اپریل ۶۳۱ع مین آنحضرت ایک بلند منبر پر گئے جو وہان اون کے لئے
نصب کیا گیا تھا اور جبکہ ہزارون حضار نہایت توجہ سے سنتے تھے ایک خطبہ
حضرت نے بڑی شان و شوکت و فصاحت و بلاغت سے پڑہا۔ مگر ہمکو افسوس
ہے کہ یہ کتاب سواے خلاصہ مذکور الذیل کے گنجایش خطبہ کے نہین رکھتی ہے
حضرت نے خطبہ یون شروع کیا تھا حمد و ثنا اوس یکتا خدا کو ہے جس کو کوئی دیکھ

نہین سکتا اوس کا علم گذشتہ و حال و آیندہ پر شامل ہی اور اوسکو نہایت
پوشیدہ اسرار آدمیون کے دل کے معلوم ہین اسواسطے کہ اوس سے کوئی
کچہہ چہپ نہین سکتی اگرچہ وہ بقیاس بعید ہی تاہم ہمسے قریب ہی - یہہ ہی وہ ہی
کہ جسنے آسمان و زمین کو اور جو کچہہ اس مین شامل ہی پیدا کیا وہی ایک غیرفانی ہی
اور جو کچہہ کہ ہی اوسکی قدرت و اختیار کے تابع ہی - مگر اوسکی رحمت اور فضل
سب کو شامل ہی جو کچہہ اوس سے سرزد ہوتا ہی اوس مین مصلحت ہی عقاب مین
تاخیر کرتا ہی اور سزا دینا بھی اوس کا خالی از رحمت نہین ہی - سر اوسکی ذات کا
ممکنات کو مجہول ہی اور ہمیشہ مجہول رہیگا - اوسکی حکم سے آفتاب و ماہتاب
اور باقی اجرام سماوی اپنی راہ پر جو اوس نے مقرر کر دے ہین چلتے ہین جو
کچہہ وہ چاہتا ہی چاہے آسمان پر ہو چاہے زمین مین وہ ضرور ہی ہوتا ہے
زندہ سے یہہ جان لیسکتا ہی اور مردہ مین پہر روح داخل کر سکتا ہی وہ ہی
خوشی و غم دونون دیتا ہی - اوسکے کان اون سب لوگونکے دعا کے طرف لگے
رہتے ہین - جو اوسکو بکمال یقین مانتے ہین اور صاف اور نادم دل سے
اوسکی طاعت کرتے ہین - اتا بعد اسے لوگون مین صرف بندہ محکوم ہون
اور مجکو حق بجالانے کا حکم ہوا ہی اور مین اوسکے تعمیل مین سرنیاز بکمال خضوع

و ادب جھکاتا ہون ۔ تین دفعہ جبرئیل میرے اوپر ظاہر ہوے اور تینون
دفعہ اونہون نے مجکو حکم دیا کہ مین سب اپنے پیروون سے خواہ وہ گورے
ہون خواہ کالے یہ ظاہر کرون کہ علی میرے خلیفہ اور وصی اور امام ہین
اور میرے گوشت و خون ہین اور میرے ایسے ہین جیسے ہارون موسیٰ کے
تھے اور بعد میری وفات کے وہ تمہارے ہادی ہون گے اور جب مین
اس دنیا سے رحلت کرون تو میرے پیروون کو اونکے فرمان برداری
ایسی کرنا چاہیے ہو جیسی کہ میری فرمان برداری کرتے تھے جبکہ مین تم مین
تھا جسنے علی کی نافرمانی کی اوسنے خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کی ۔
اے دوستو یہ خدا کے احکام ہین ۔ علیؑ نے مجھسے سیکھے ہین سب وحیان
جو وقتاً فوقتاً مجکو آئی ہین جو اس حکم کو نمانے گا اللہ کی دائمی لعنت ضرور
اوسکے سر پر رہیگی جو علیؑ کا حکم نہ بجا لاوے گا خدا نے ہر ایک سورہ مین
قرآن کے علیؑ کی تعریف کی ہے مین دوبارہ کہتا ہون کہ علی میرے چچا کے
بیٹے اور میرے گوشت و خون ہین اور خدا نے اوسکو نہایت نادر جوہر
عنایت کی ہین بعد علیؑ کے اونکے بیٹے حسن و حسین اور اونکے جانشین ہونگے
فصل ۵ اس خطبہ کے تمام ہونے پر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور سعد

اور دوسرے لوگون نے علیؑ کے ہاتہہ چومے اور انکے جانشین آنحضرت مقرر ہونیکی مبارکباد دی اور اقرار کیا انکے تمام احکام کو سچے طور سے بجا لاوینگے

فصل ۶ سنہ ۶۳۲ء مین صرف تین دن قبل اپنے انتقال کے آنحضرت نے پہر اپنے تابعین کو وقت ترخیص ان الفاظ سے سمجہایا کہ ای میرے شاگردو آیا تم خوب یقین کرتے ہو کہ ایک ہی خدا ہی اور مین محمد اوسکا رسول ہون اور حقیقت مین بہشت اور دوزخ ہین اور موت اور بعد موت کے حشر حق ہی اور ایک وقت مقرر ہی کہ اوس وقت تمام انسان اپنے قبرون سے اوٹہہ کے داور قادر مطلق ہین حاضر ہونگے۔ ساری جماعت نے یکزبان جواب دیا کہ ہان ان سب چیزون کا خوب یقین رکہتے ہین اوس کے اوپر رسولؐ نے اونکو قسم ان عقیدونکی بہر تاکید اس بات پر دی کہ انکی آل سے زیادہ تر خاص کرکے ہمیشہ محبت رکہین اور اونکی عزت و توقیر کرین بڑے شدومد سے یون کہا کہ جو مجہہ سے محبت رکہتا ہو وہ علیؑ کو اپنا دوست سمجہے اللہ تائید کرے اونکی جو دوستی رکہتے ہین علیؑ سے اور غضب کرے اون سب پر جو اوسکے دشمن ہین

فصل ۷ ایسے مکرر اور مصرح بیانات سے جو خود رسولؐ کے لبون سے ہوئی تھے ایک وقت تک تو شک و شبہ امر خلافت سے دور رہا مگر آخر مشر

اسسے بہم ہو مایوسی ہوئی کہ بی بی عایشہ ابوبکر کی بیٹی آنحضرت کی زوجہ دوم نے

فصل ۸

کچھہ اپنی ساز و باز کرکے باپ کو پہلا خلیفہ لوگون سے مقرر کروالیا
ملک الموت کے انتظار مین آنحضرت کا عایشہ کے حجرے مین جانا خواہ آنحضرت کے
حکم اور مرضی سے ہوا ہو خواہ بی بی کے ہوا ہو بہر صورت یہ بات بھی ایسی ہی کہ
خاص کرکے اونکے مفید مطلب تھی — اسواسطے کہ بس یہ یقینی ہی کہ آنحضرت کا
کہنا دربارہ جانشینی علیؑ کے کانون تک لوگون کے نہ پہونچنے پائی پس علی العموم
یہ سمجھا گیا کہ جیسے جناب رسولؐ نے بدون بیان کرنے اپنی آخری وصیت کی
دربارہ جانشینی کے انتقال کیا — اور اس ہی سبب سے یہ بات ہوئی کہ تین خلیفون نے
بہم راج کیا قبل اسکے کہ علیؑ اپنے حق کو پہونچین جسکے وہ اسقدر مستحق تھے
نہ صرف بلحاظ قرابت و زوجیت فاطمہؑ دختر رسولؐ کے بلکہ نیز بلحاظ اون بیشمار
اور بڑے خدمتون کے جو اونہون نے مذہب اسلام کے کی

فصل ۹

توقع ہی
کہ شاید بی بی عایشہکی اس کردار کے باعثون مین سے ایک خدمت فرزندی
ہو کہ اپنے باپ کے خلیفہ ہونے مین اعانت کی — مگر بیشک و شبہ نہایت قوی باعث
اسکا بغض کینہ دیرینہ علیؑ کے طرف سے تھا جسکا سبب یہ بات ہوئی — کہ آنحضرت نے
جب سنہ اول ہجرت مین قبیلہ مصطلق پر حملہ کا عزم کیا تو اپنی پیاری بی بی عایشہ کے

فراق کا تحمل نہ کر سکے اور وہ ساتھ گئین - جب لشکر واپس آتا تھا اور رات کا
وقت تھا اور مدینہ قریب رہ گیا تھا تو بی بی عائشہ اپنے اونٹ پر سے راستے
مین اوتر پڑین اور واسطے رفع حاجت کے ایک طرف کو چلی گئین - مگر جب پلٹین
اور معلوم ہوا کہ ہیکل گر گئی جو بہت قیمتی اور صرفور کے سنگ سلیمانی کی بنی ہوئی
تھی تو اوسکو ڈھونڈ ہتے وہ جدھر آئی تھین اودھر کو پھر گئین اس عرصہ مین
اونکے خدمتگار سمجھے کہ وہ ضرور پھر عماری مین سوار ہو گئی ہونگی - عماری کو
پھر اونٹ پر رکھ کر لے چلے جب بی بی عائشہ پھر راستہ پر آئین اور معلوم ہوا
کہ اونکا اونٹ چلا گیا تو وہ اس انتظار مین بیٹھین کہ جب تلاش ہوگی تو
کوئی اونکے لانے کو بھیجا جائیگا - اور تھوڑی دیر بعد سو گئین - صبح کو تڑکے
جب صفوان بن المعطل جو استراحت کے لئے راہ مین پیچھے ٹھہر رہا تھا پاس سے
گذرا تو ایک شخص کو زمین پر سوتا ہوا دیکھکر اوسکے قریب آیا اور پہچان کے
کہ بی بی عائشہ سو رہی ہین بلا تامل دوبار آہستگے انا للہ و انا الیہ راجعون
پڑھ کے اونکو جگایا - بی بی عائشہ نے جاگ کے فوراً اپنے کو نقاب سے چھپا لیا
اور صفوان اپنے اونٹ پر اونکو بٹھا کے لشکر کے پیچھے روانہ ہوا اور دوپہر کو
لشکر مین پہونچ گیا - اوس وقت استراحت کے لئے مقام ہوا تھا

قصہ ایک کم سن عورت کا یون ہاتھہ مین ایک جوان بہادر سپاہی
کے درمیان ایک بڑے بیابان کے ہونا عربونکے دلون مین شک ڈالنے کے لئے
کافی تہا بدنامی کے قصہ اور چرچے پہیلنے لگے پہلے عبداللہ بن ابی سے جسنے بسبب
عداوت آنحضرت کے بڑہا کے کہنے مین اس ماجرے کے کوئی کوتاہی نہین کے
اور خود آنحضرت اپنی طرف پریشان تھے کہ کیا راے اس بارہ مین کرین
پس علی کے مشورہ سے ایک پنچایت تحقیقات کے لئے مقرر کرنے پر راغب
ہوئے بنا بر آن بی بی عایشہ کو جو ابہی ابوبکر اور ام رومان کے سامنے
کرنا پڑہی [illegible] ان دونون [illegible] آدمیون [illegible] بالکل بے قصور ٹہرایا جب
یہ دونے قصور ٹہرین تو تین شخص اتہام کرنیوالون مین سے ہر ایک کو مطابق
حکم ۲۴ ویں سپارے قرآن کے چار چار کوڑہی [illegible] کی سزا ملی —
مگر عبداللہ بانی اس اتہام کا جو ایک بڑا [illegible] شخص تہا سزا پانے سے
بچگیا — [illegible] کی یہ راے بنا کر بی بی عایشہ کی تحقیقات کیجاے اسکو وہ کبہی
نہ بہولین اور کبہی درگذر نہ کیا اور ہمیشہ انکو بدلے مین اسکے ستایا لیکن
اور [illegible] انتقام لیا کہ مثل [illegible] کسنے نہ لیا ہوگا — سوائے یونون کے
جو مشتری کے زن و خواہر تھی کہ انتقام اوسنے رائس سے لیا تہا

جو ایک بڑا عالی شخص تھا اور اوس کے قصہ کو درجل شاعر لاطینی نے ایک مثنوی میں نظم کیا ہی۔ **فصل ۱۱**۔ ایک اور روایت جو ابو بکر کے فائز بمنصب خلافت ہو نیکی ہی۔ بموجب اوسکے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب صحیح خبر رسولؐ کی وفات کی اونکے عزیزاور دوستونکو پہونچی تو ہر دو فریق نے مدینے اور مکہ کے لوگون مین سے بڑی فصاحت اور قوت تقریر سے اپنے مستحق ہونے پر رسولؐ کے جانشین مقرر کرنیکی دلیل پیش کی مگر ابو بکر نے ایک مکہ کے رہنے والے کی راے کہ کار خلافت منقسم دو شخصون پر ہو پسند کرکے یہ بیان کیا کہ عمر اور ابو عبیدہ کا اپنے آقاے مرحوم کا نائب ہونا مناسب و مفید ہوتا مگر عمر نے اپنے عدم لیاقت ایسے امر خطیر و منصب جلیل کی ظاہر کرکے خود درخواست کی کہ ابو بکر واسطے سرہرائی امور مومنین کے تجویز کئے جائین اور اس درخواست کو سب نے بکدل ہوکے قبول کیا **فصل ۱۲** اوس وقت اس انتخاب کے علیؑ حاضر نہ تھے اور جب اوس کا حال اونھون نے سُنا تو بہت مایوس و آزردہ ہوے کہ وہ بہت باموقع اور معقول طور سے توقع رکھتے تھے کہ وہ خود لوگون کے پسند آتے۔ اس غرضیہ ابو بکر نے جلدی سے عمر کو فاطمہؑ کے گھر پر جہان علیؑ اور بعضے اونکے

واسطے بہیجا کہ اونکو طلب کرین تاکہ وہ حاضر ہوکے بیعت خلیفہ کی کرین اور اگر وہ اس امر سے انکار کرین تو اون سے بزور بیعت لین۔ بموجب اس حکم کے عمر نے اوس گھر کو جاکے اپنے سرہنگون سے گھیر لیا۔ اور ابو بکر کے منتخب ہونیکی خبر علیؑ سے کھکے دہمکی کی آواز وانداز سے بیان کیا کہ میری (یعنے عمرؓ کی) رائے اور تحریک سے یہ بات باتفاق رائے شورے مین قرار پائی ہے کہ اگر کوئی شخص خلافت مین بیٹھے تو وہ شخص مع کل اون لوگون کے جنہون نے اعانت اور حمایت اوسکی کی ہو وہ سب سزا اموات کی پاوین یہ کہکے عمر نے بیان کیا کہ اگر اس حکم کی تعمیل نہوگی تو وہ اوس گھر مین آگ لگاکے اوسکو اور جو لوگ اوس مین ہین اون سبکو جلاکے وہ سزا جاری کرینگے پس فاطمہؑ بطور تشنیع کے بکمال غیظ و غضب سے چلائین کہ اے ابن خطاب تو ایسے ظلم قبیح وحشیانہ کا ہرگز ہرگز مرتکب نہونا عمر نے جواب دیا کہ مین ضرور ضرور کرونگا۔ اگر تم سب بیعت سے اوس شورے کے انکار کروگی۔ اوس حالت مین علیؑ اور اونکے رفیقون کو کوئی چارہ نرہا سوائے اس کے کہ اس حکم ناطق کے تعمیل کرین

فصل ۱۳

عمر کو اس طرح کے جبر بلکہ بے محابا کردار کا باعث بیشک یہ خیال ہوا کہ

ابوبکر چونکہ سن رسیدہ ہین کہ اونکا سن قریب قریب رسول کے سن کے تھا
تو وہ بعد رسول کی وفات کے غالبًا بہت دن زندہ نہین رہتے انہون نے
امید کی کہ ٹھیک ترکیب سے وہ خود بعد ابوبکر کے خلیفہ ہو جا سکتے ہین - ا
بشرطیکہ علی کو خارج کر سکین کہ وہی ایک مد مقابل جنسے انکو کسیوجہہ سے
خوف کرنا پڑتا تھا **فصل ۴** جب ابوبکر کو یہ منصب جلیل حاصل ہوا
تو تمام شاہانہ خطابون کو حقیر جانکے صرف اپنے کو خلیفہ رسول کہلایا -
عربون کو مائل پھر بت پرستی کیطرف بعد آنحضرت کی وفات کی پاکے
موافق اونکے مذاق کے کہ ایک قوم متکبر و خود ستا تھے انسے کہا کہ اے
تم مکہ کے رہنے والو کیا تم دنیا کے لوگون کو یہ دکھاؤگے کہ تمنے سب سے
خیر دین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے ترک کیا یہ تقریر اون کے
کارگر ہوئے - خالد نے اپنے کو دشمن مرتدون کا کہا اور ایک گروہ
چنے ہوئے آتش مزاج لوگون کا جنکو ولولہ دین کا تھا ساتھ لیکے ان
پریشان قبائل صحرائی کو شکست دی اور خدا کے وحدانیت اور آنحضر

۱ اوس کو خطاب سیف اللہ کا دیا تھا ۱۲
۲ [illegible] خالد کی [illegible] آنحضرت [illegible] ۱۲
[illegible] رسول [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ساحل [illegible]

رسالت کے عقیدے کیطرف انکو پھیرا یا **فصل ۱۵** ایک قوی دشمن صوبہ
نجد مین ظاہر ہوا اور یہ مسیلمہ کذاب تہا جسنے بعد رسول کے انتقال کے
علم بغاوت برپا کیا تہا مگر خالدنے اگرچہ پہلی لڑائی مین ان باغیون کے
ہاتھ سے شکست کہائی تھی اور دوسری مین اونکو ہزیمت دی اور اس ہی
مین مسیلمہ بھی ایک کاری تیر کہا کے گرا یہ واقعہ ۶۳۳ع کا ہی۔ بعد اس کے
اسی سنہ مین یہ سب واقعے ہوے کہ چرہائی شام پہ ہوئی۔ اور خالدنے
بصرہ کو لے لیا۔ اور دمشق فتح ہوا اس فتح کے خبر خلیفہ کو بستر مرگ پر پہنچی
اپنے وقت اخیر ابوبکر نے مرضی سے سب لوگونکی عمر کو اپنا جانشین
مقرر کیا انہون نے بسبب قلت اعتماد کے اس عہدہ سے انکار کرنا
چاہا مگر آخر کو جب ابوبکر نے اون سے کہا کہ اگرچہ تمکو عہدۂ خلافت درکار
نہین ہی مگر عہدۂ خلافت کو تمہاری درکار ہی قبول کیا **فصل ۱۶** اگر سب سے
بڑہ کر بڑی بات جس سے عہد دولت ابوبکر کا مختص ہوا وہ متعلق مذہب کے

ہوئی۔ یعنے جمع و اصلاح کرنا سنت کا اسواسطے کہ یہہ تالیف ثابت ہوا کہ
سن بعد سبب اور اصل وشیخ اوس مذہبی پہوٹ کے ہوئی جو بنظر اوسکے
ضرور کی ہمیشہ اوسپر رونا چاہئیے۔ اور جبکہ تیس برس تک ایسی ملک گیری
اور لڑائی مین نام برآوردگی اہل اسلام کیا کئے کہ کسینے مثل اوسکے نہین
کیا وہی پہوٹ بنائے دولت اسلام مین چپکے چپکے رخنہ ڈالتے تھے اور
اوس سلطنت کے اسباب زوال جو کسی زمانہ مین نہایت قوی سے تھے
مخفیہ طور سے جمع کرتے تھے یہ جو نہایت عجیب غریب تالیف ہی اوسکے
مختصر توضیح کے لئے ہمکو اپنے سلسلہ تحریر سے عدول کرنا ضرور ہے
فصل ۱۷ اپس سنت سے مراد یہ ہی کہ روایات کا مجموعہ ہو جو انحضرت سے
منقول ہین اور آنحضرت کے اقوال و افعال کا اون مین بیان ہوا و
وہ مجموعہ ایسا ہو کہ اوسے تمام مسلمانون کو جو اپنے کو سچا دیندار سمجھتے ہین
ماننا چاہین۔ یہ کتاب ایک قسم کا ضمیمہ قرآن کا ہی کہ چند چیزین جو اوسمین
نہین مذکور ہین اونکا خیال رکہنا اس مین بتایا گیا ہی اور مرادین اور
طرز مین یہ کتاب مطابق یہودیون کی کتاب مشنی کی ہی۔ فی الحقیقت لفظی
معنے کلمہ سنت کے عربی مین بعینہ وہ ہین جو مشنی کے ہین یعنے دوم اور یا معنے

اس کے مسائل زبانی ہین جیساکہ یہودی کہتے ہین۔ تابعین سنتہ کو سنئے
کہتے ہین۔ اور جیساکہ یہودیون مین ایک فرقہ مسمی قرئی ہی جو مشنی کو نہین
مانتے اسیطرح مسلمانون مین ایک فرقہ ہی جو نقلو نکو سنت کی نہین ملتے
اسواسطیکہ بنا ان روایات کی غیر اجماعی کتاب پر ہی اور خود انہون سنے
اپنے آبا و اجداد سے یہ روایات نہین اخذ کی ہین۔ سنی اپنے حریفون کو
طعن سے شیعی کہتے ہین اور لفظ شیعی لفظ شیعہ سے بنا ہی جو ٹھیک دلالت
کرتا ہی کہ وہ متبدل ناہنجار مرتد فرقہ ہی شیعی آپس مین اپنے کو عدلیتی کہتے
ہین اور وہ ماخوذ ہی عدلیہ سے جو نام اپنے فرقہ کا انہون سنے رکھا ہی اور معنے
یہ ہین کہ یہ مذہب اون لوگونکا ہی جو تابع انصاف کے ہین اور راہ راست پر
چلتے ہین **فصل ۱۸** ۔ شیعی سنیونکو الزام دیتے ہین کہ سنی اپنے پیر ونکے
مرغوبات کو ایسا سندی جانتے ہین جیساکہ قرآن کو اور ہمکو ایسا معلوم ہوتا
ہی کہ یہ اعتراض کرنا اونکا بالکل درست ہی اسواسطیکہ ان کتابون مین زیادہ
بنا حرف افواہ و نقل پر ہی پس اونکو نصرانیون کی پاپو خریفا یعنے اناجیل جھوٹہ
کے ہمپایہ سمجھنا چاہیئے **فصل ۱۹** ۔ وہ جو بڑے بڑے مناظرین دعوی
کرتے ہین کہ یہ چار نصرانیون کے کلام اللہ جواز ہین متی ۔ ومرقس ۔ ولوقا

ویوحنا۔کی لکھی ہوئی کہان بلکہ صرف روایتین ہین جو اونکے طرف منسوب کے
گئین تاکہ زیادہ اس سے اونکا اعتبار و اعتماد ہو کہ اگر منسوب اونکی طرف
نہو تین تو اونکی ایسی سند نہوتی اگر یہ دعوی سچ ہو تو کیا بعید ہی کہ انھین
بیباون کو دیکھہ سکے مسلمانون کے دلون مین خیال شبہ کا اپنی سنت
کے کتابون کے بارہ مین آیا **فصل ۲۰**۔اب تاکہ ناظرین کو ٹھیک
معلوم ہو جاوے کہ روایت حقیقت مین کیا ہوتی ہی اور کہانتک اعتماد
کرنے کے لایق ہی۔ہم تذکرہ مذکور الذیل اوس خط کا لکھتے ہین جس سے سب
علماء بیبل خوب واقف ہین اور اوس کو پاپالیو اول مخاطب با عظم نے
فلو یانوس پاس دربارہ حلول بہیجا تھا۔جان موکس اپنی کتاب مسمی بمعنے
مرتع الارواح مین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اس سے ابٹ مساس نے اورنا اوس سے
ابٹ لولوجس نے اور اوس سے امرکلڈکن گرگری نے کہا کہ علماء روم پاس
ایک نوشتہ روایت تھی کہ پاپالیو اعظم نے جب اس خط کو تمام کیا تو اوسکو
قبر پر رسول بطرس کے ڈالدیا اور اوس سے التجا کی کہ جو کچھہ اوس مین
غلطیان یا نقص ہو اوسکی وہ اصلاح کردے پاپا سے مذکور قریب چالیس
دن کے دعائین پڑہا کیا اور روزے رکھا کیا اور زمین پر پڑا رہا تب بطرس

وسیمر ظاہر ہوا اور کہا کہ تین سے شروع کرکے صحیح کر دیا ہی پس لیہو نے اس خط کو قبر
سے اوٹہا لیا اور دیکہا کہ رسول مذکور اہی بات کا پورا نکلا - یہ تو حال روایت
کا ہی فصل ۱۴ - سنت مرکب ہین مجموع سے چھ کتابون کے جنکی سنی خاص طور
پر احترام کرتے ہین - ایک انمین ابوعبداللہ محمد بخاری کی بہت مشہور ہے دوسو برس
بعد آنحضرت کے وفات کے اس شیخ السنت نے سات ہزار دوسو پچہتر صحیح
روایتین قریب لاکہ مشکوک اور دو لاکہ وضعی روایتون سے منتخب کین
راوی ان روایتون کے وہ لوگ ہین جو ابتداے اسلام مین ایمان لاے
تہے اور اون مین آنحضرت کا چپ رہنا قائل اتر بلاغت نہ تہا چنانچہ اس
سکوت سے بڑی بڑی باتین معلوم ہوتی ہین - تالیف اس کتاب کے
مکہ مین ہوئی - ہر روز یہ جفاکش دیندار مصنف مقام ابراہیم کے پاس
نماز پڑہتا تہا اور وضو آب زمزم سے کرتا تہا - اور تعظیم رسول مین مستغرق
ہوکے اپنی کتاب کو وہ مدینہ لے گیا - اور وہان اسکو درست کرکے
اور باب باب جدا کرکے دونون جگہ روضہ پر اور منبر پر آنحضرت کے
رکہا اور یہ کتاب تخمینہ مین سولہ برس کے ختم ہوئی اور خطاب اسکو
صحیح کا ملا اور چارون متدین فرقون نے سنیون کے اسکو قبول کیا

اور ہشیار شرحین اسلی مسلمان مجتہدون نے لکھین ہین شیعون کے
اصل دین کا مسئلہ یہ ہی کہ قرآن چونکہ کلام خدا اور منزل من اللہ ہی بالکل
کافی ہی۔ اور وہ بڑا استاد کہ حق ارثی باطل نہین ہو سکتا اس کو شیعہ
نے ترد و برابر ثابت رکہتے ہین۔ اور اسی قاعدہ کے بموجب علی خلیفہ چہارم
کو بلافصل وصی رسول کا ہونا چاہیئے۔ پس وہ تین خلیفہ جو زمانہ مین اسکے
مقدم ہوے یعنے ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ ناصب ٹھہرے برعکس اسکے سنی کہتے
ہین کہ مقرر کرنا رئیس ظاہری و باطنی کا صرف اختیار مین اون لوگون کے
ہی جنپر اس کا حکم جاری ہونیکو ہی پس سنیون کو کافر ولتوا ور شیعونکو
لبرل اہل اسلام مین سمجھنا چاہیئے۔ فارس کے رہنے والے کہ شیعہ ہین
علی کو ولی اللہ کہتے ہین اور اونکا مرتبہ عظمت مین خود آنحضرت کے برابر
سمجھتے ہین اور ان لوگون کے کلمہ مین یہ کہا جاتا ہی کہ اللہ خدا ہی اور محمد
رسول ہین اور علی ولی اللہ ہین نذر و نیاز جو شیعہ یا دہین علی کی کرتے
ہین وہ فی الحقیقت قریب بت پرستی کے پہونچ جاتی ہی اور اس طرح سے
تعظیم علی کی کرنا جو اونکے دلونمین آئے تو زیادہ تر باعث اونکا یہ امر
عجیب ہوا کہ وہ عین خانہ کعبہ مین اپنی مان سے پیدا ہوے چنانچہ حسین

خاندان صفویہ کے پچھلے بادشاہون مین سے ایران کے اپنا نام بدترین
سگان علیؑ مہر مین کندہ کروایا تھا۔ آجکے زمانہ مین کل مسلمان باتفاق
اون مصائب وآلام پر جو علیؑ کا حصہ ہوا رنج کرتے ہین۔ اور جو شدائد
اونہون نے سہے اوسپر اظہار ناراضی کا کرتے ہین۔ جے دفعہ اونکا نام
لیتے ہین نام کے ساتھہ یہ دعا دیتے ہین کہ کرم اللہ وجہہ اللہ اوس کے
منہہ کو روشن کرے۔ ایرانیون نے بھی اب کچھہ اپنے تعصب مذہبی مین
کمی کی ہی۔ اور اون لوگون کو جنکو یہ اپنے گمراہ برادران دینی سمجھتے
ہین کافر کہنا چھوڑ دیا ہی۔ اور اونکو مسلم سمجھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ لوگ
آنحضرت کے رسالت کے مقر ہین اور خدا کی پرستش کرتے ہین۔ مگر جو
اونہون نے حق مومن کہلانے کا کھودیا ایسے لوگون مین شریک ہوکے
جنہون نے بیعت سے انکار کیا اور علیؑ سے اور رسولؐ کی بیٹی اور اولاد سے
بظلم پیش آئے مگر سُنّی اپنی رائے اور سلوک مین شیعون کے ساتھہ ایسے
فیاض نہین ہین اور فقط دو چار نہایت لیاقت والے سُنّی عالمون مین سے
قائل اولاد علیؑ کے صحیح مسلمان ہونے کے ہین۔ لیکن دربلٹ کہتا ہی کہ
صحبت علیؑ بعد تمامی چالیس برس کے امویہ ہی نے موقوف کیا۔ حالانکہ

خیر الدین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اوس کے زمانے مین تہوڑے سے سنی لوگ ہر کیون
مین تھے جو ایسی گستاخی کرتے تھے کہ علیؑ کو کافر کہہ کے تذلیل کرین فصل ۲۲
یہ کہا گیا ہی اور ہم سمجھتے ہین کہ کچھ سچے طور سے کہ جب مسلمان ہندوستان مین
بسے تو ان دونون مقابل کے فرقون نے کسقدر اپنی اپنی مذہبی دشمنی مین
تخفیف کردی علیؑ کے فریق والون نے عمر کو لعنت کرنا موقوف کیا اور خلفائے
ثلاثہ کے جنبہ دارون نے بارہ امام پر تمسخر کرنا چھوڑ دیا فصل ۲۳۔ بعد
اس ضروری عدول کے ہم احوال خلفائے اربعہ کیطرف رجوع کرتے ہین
فصل ۲۴۔ عمرؓ نے اپنے عہدہ جلیل پر فائز ہو کر خطاب امیر المومنین کا لیا
اور یہی خطاب اپنا سب خلفا نے رکھا جو بعد انکے ہوے۔ بلکہ خنگی یا کہ کچھ سختی
جو انکی طبیعت کے خاصیت تھی نے اسکے اوس زمانہ مین کام نہین چلسکتا تھا
کہ شیخین جو ایسے ہوئی ہین کہ سلف سے کبھی نہین ہوئین تو لڑائی بھڑائی مین
تعدی کرنا معاف معلوم ہوتا تھا۔ ایسی حالت مین بارہا ورعایت انصاف
کرنے سے اونکے مصائب جنگ وجدل وکشور کشائی کی گھٹ جاتے تھے
اور اس بات کے اثبات کے لئے اون کے احوال مین یہ امر عجیب مذکور ذیل

[illegible]

قبیت لسّب ہوا ہے ازلی عادت یہ تھی کہ بیدلی رہتی تھی جس سے سرداروں کو اگرچہ وہ نہایت اعلیٰ رتبہ کے ہوں جب جب تک کسی فعل شنیع کا پاتے تھے سزا دیتے تھے اور اسی بات سے یہ مقولہ نکلا کہ عمر کا بید انتہا کے بہادر اور جنگجو سپاہی کی تلوار سے زیادہ مہیب ہی۔ عمر کی سختی اجرائے احکام دین مین بالکل منتہائے تعصب کو پہونچ گئے تھے۔ اٹھارہوین برس بعد رسول کے انتقال کے عمر نے اپنے اہل وطن کے لئے ایک بات ایسی کی جو بہت ضرور اور نہایت کام کی تھی کہ سب قابل یادگار واقعات کی ہجرت سے تاریخ دینی کے رسم جاری کی اور یہ منضبط عام قاعدہ تحدید زمان کا مقرر کر کے بہت سے جدا جدا قاعدے جو اس زمانے تک متداول تھے دفع کئے کہ ہر ایک قبیلہ چونکہ اپنے کسی بڑے واقعہ جیسے قحط و وبا وغیرہ سے تاریخ لیتا تھا تو اس سبب سے سب ملک کے تحدید زمان مین علی العموم ایسا خبط و غلط ہوتا تھا کہ کسی طرح سے سلجھ نہین سکتا تھا۔ فصل ۲۵۔ خلافت عمر کا زیادہ تر شہرہ محاصرہ کرنے اور لینے یاروشلیم سے اور فتح مصر و فارس سے ہوا۔ عمر جب قریب مرگ پہونچے تو تردد ہوا کہ کسکو جانشین مقرر کرین ایک نئی ترکیب نکالی جو تاخیر بے فائدہ کی دفع کے لئے حتّا بہت مفید ہی اونہوں نے

یہ حکم دیا کہ فوراً بعد انکی وفات کی ایک مجلس شورے کے چھہ شخصوں سے منعقد کیجاوے اور تین روز کی مہلت اونکو غور کرنیکی دیجاوے اس عرصہ کے بعد اگر وہ اتفاق رائے نکرین کہ کون نیا خلیفہ ہو تو ان سب کو قتل کرنا چاہئے - تھوڑے عرصہ کے بعد ان ارباب شورہ نے عثمان کو منتخب کیا - اور بموجب اسکے وہ مسند نشین خلافت اور تیسرے خلیفہ مسلم ہوے انکی خلافت جو ۶۴۴ء سے ۶۵۵ء تک رہی اوس مین یہ عربونکی سلطنت عجب طرحکی سرعت سے بڑہی کہ مشرق کے طرف فارس مین اور مغرب کے طرف سراسر جنوبی ساحل پر افریقہ کے قبوطہ تک پھیلے قسطنطنیہ کے بادشاہ نے تھوڑے دنون کے لئے مصر پر پہر قبضہ پایا مگر دوبارہ مسلمانون نے ندیان لہو کے بہاکے اوسکو چہین لیا - اسی عہد خلافت مین مسلمانونکا تسلط سیحون اور حدود دہنا تک ہوا **فصل ۲۶** - یہ بات عثمان کے لئے بد نصیبی کی تھی کہ کر ختگی اور زور طبع جس مین خلیفہ سابق مشہور تھے اوس مین یہ ناقص تھے اور یہ نقص نہایت ہی مضر ہوا اسواسطے کہ یہ اوصاف واسطے روکنے ترقی تن پروری و آوارگی کے نہایت نہایت درکار تھی - انکا حلیم الطبع اور نیک نہاد ہونا سبب بد اطواری کا ہوا - او

امور ریاست کے سربراہی ہاتھون مین بدنیت اور خودغرض آدمیون کے سپرد ہوئی - اور اور پُرانے رفیقون سے قطع نظر ہوئی اور وہ شکایت کرتے تھے کہ خلیفہ نے عزیزون اور ذاتی دوستون کے رکھنے کے لئے انکو برطرف کیا ہی - دوسری بات جو مسلمانون کو بُری معلوم ہوئی وہ عثمان کا تکبر تھا کہ سب سے اونچے زینہ پر منبر کے بیٹھتے تھے - حالانکہ ابو بکر و عمر صرف پہلے یا دوسرے زینہ تک جاتے تھے - **فصل ۲۷** - نتیجہ ایسی سب ناشہمیدہ کردار کا جسکو ہم قصور نہین کہتے یہ ہوا کہ جیسے بیحد اطاعت مسلمان ابوبکر اور عمر کی کرتے تھے ویسی عثمان کے لئے باقی نہ رہی اور ہوتے ہوتے یہ کہ دا باعث اسکا ہوا کہ عرب حلقہ اطاعت سے خارج ہوکے جوار مدینہ مین جمع ہوکر کے دادخواہ ہوے خلیفہ نے اونکی سب دعاوی کو منظور کیا مگر دبی ہمایتہ کا بغض و کینہ و ہوس ایسا نہ تھا کہ یون سہل طور سے فرو ہوجاتا - وہ چاہتے تہین کہ خود اپنے گروہ والون مین سے کسیکو زیب مسند خلافت کرین اور اس سبب سے ان باغیون کے بندشون کے در پردہ وہ معین ہوتی تہین حاکم مصر جسکو خلیفہ نے دباؤ مین آکے مقرر کیا تھا اوس کے قتل کا پروانہ خود خلیفہ کے ہاتہہ کا لکھا جعلی بنا گیا اور ترکیب سے اون لوگونکے ہاتہہ لگ

پہونچایا گیا جو حاکم مصر کے طرف سے آئے تہے اور جیسی ہی اون لوگون نے
عثمان کی اس دغابازی کو لشکر سے کہا ویسی ہی یہ انتہا کے برافروختہ ہوکے
جہپٹے اور اونکو مارڈالا فصل ۲۸ عثمان قرآن کی تلاوت کرتے تہے
زخمون سے چور ہوکر گرے اور خون اونکا اوس کتاب مقدس پر بہا اور
یہ قرآن آجتک خزانہ مین جامع دمشق کے محفوظ ہے فصل ۲۹ عثمان نے
جانشین مقرر کرنا ارباب شورے مذکور سابق کی رائے پر چہوڑ دیا اور
اونہون نے باستثناء خود علی کے کہا کہ علی اپنے ہاتہہ مین حکومت لین مگر
اس شرط سے کہ موافق قرآن اور حدیث کے اور مشورے سے دو بڑے
ارباب شورے کے حکم دیا کرین لیکن عالی ہمت علی نے اپنا اس اخیر شرط کا
پابند ہونا بغیظ وغضب تمام نامنظور کیا اور خلافت قبول نہ کی جب تک یہہ
شرط موقوف نہ ہوئی۔ اس ہی ہنگامہ مین علی نے ایک اور نظیر اپنے
اوس بلند ہمتی اور استقلال کی دکھائی جس سے وہ ممتاز ہوئے ہین کہ
جب مصری لشکر نے جو اوس وقت پر مدینے مین تہا وعدہ انکو خلافت دلوانیکا
کیا تو ان اجنبی لوگون کے دخل دینے پر امر خلافت مین وہ ناراض ہوے
اور کہا کہ صرف قبول اہل شہر کا اس بارہ مین مسموع ہوسکتا ہے۔ علی نے

شروع مین اپنی حکومت کی سب حاکمون کو صوبون کے معزول کیا - ان صوبہ
دارون مین معاویہ بھی تھا بیٹا اوس ابوسفیان کا جو بہت زمانہ تک دشمن
آنحضرت کا رہا تھا یہ علیؑ کا پروانہ پاکر جیسا مقتضائے طبع ہی از حد غیظ و غضب
مین آیا - اور چونکہ عزیز قریب عثمان کا تھا تو عزم بالجزم کیا کہ اپنے کو منتقم اون کا
قرار دیوے اور اس ہی درمیان مین دعوی وراثت اور خلافت کا کرے
معاویہ نے عربستان کے اندر رفیق سے لئے اور اہل شام اوسکی طرف ہوے
اور بی بی عایشہ تو علیؑ کو الزام عثمان کے قتل کروانے کا لگاکے برسر میدان آ
تھین مکہ معظمہ مین یہ سرغنا اس سازش کے جتنی تھین وہان سے وہ ایک
لشکر بردار طلحہ و زبیر لیکے نکلین - پہلے بصرہ اونکے قبضہ اختیار مین
آیا اور اس فتحیابی سے اونکو ہمت ہوئی کہ علیؑ سے بھی جاکے لڑین - نتیجہ اس
لڑائیکا اونکے لئے مصیبت ہوئی طلحہ و زبیر دونون مارے گئے اور خود
اونٹ پر سوار - اسی سبب سے اس لڑائی کو جنگ جمل کہتے ہین - دلیرانہ اپنے
سپاہیون کو شجاعت سے لڑنے پر ترغیب دیتی ہوتین اس مین علیؑ کی
پڑین - پہلے حکم دے رکھا گیا تھا کہ کوئی اونپر دست درازی نکرے مگر تھا
اس کے یہ بھی مد نظر تہا کہ ہر طرح کی کوشش اونکی اسیر کرنیکے لئے کیجاے

اون کے اونٹ پکڑنے کے قصد سے جو مہار پر ہاتھہ ڈالتا تو ستر آدمیونکے
ہاتھہ اس مین کاٹے گئے اور عماری پر اونکے اتنے تیر لگے کہ مثل ساہی کے
ہوگئی آخر کو جب ایک سپاہی نے اوس اونٹ کو پے کیا تو بیچارہ وہ جانور
زمین پر گرا اور عایشہ نے مجبور ہو کر اپنے کو حوالہ کیا۔ علیؑ نے اپنے اسیر کو
نہایت احترام سے رکھا۔ پس اونکا حسن سلوک اونکے ساتھہ بلا قصد ایسا
ہوا جیسا کہ بادشاہ اورلین نے زنوبیہ ملکہ پالمیرہ کے ساتھہ کیا تھا۔ اور
اونہون نے آنحضرت کی بیوہ کے لئے چالیس عورتین خدمت گذاری کو
مقرر کر دین اور ہمراہی حشم و خدم ملکہ کو روانہ کیا۔ اور یہین اونہون نے
۵۸ھ ہجری مین انتقال کیا درحالیکہ اس بات پر سزاوار الزام دینے
کی نہین کہ علیؑ کی عداوت مین اور نیز خواہش مین حاصل کرنے ایسے
اختیار کے جیسا کہ اونکو امور مذہبی مین تھا امور ملکات مین اونہون نے
ہزار ہا جانین گوائین۔ مگر اس سے اونکے احترام مین پس مرگ تابعین
قرآن کے نزدیک کمی نہوتی بلکہ اونہون نے انکو خطاب نبیہ کا دیا ہے۔
روایات سے ہم کو انکی موت کا احوال بالکل برخلاف اوسکے جو ہم نے
اوپر لکھا معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے یزید کی بیعت کی وعدہ سے ایسی

توپون کے ساتھ انکار کیا کہ معاویہ نے جلکے انکو مرواڈالا۔ اسنے اپنی عداوتکو پوشیدہ رکھکے اونکو ضیافت مین بلایا۔ اور پہلے سے دعوت کی دالان مین ایک گڈھا بطور کنوین کے کھدوا کے منہہ اوس کا پتلی کھپاچون سے بند کروا کے اوپر سے عمدہ قالین بچھوا دیا جسپر پھول اور پتیان جھٹکی ہوی تھین اور مسند لگے ہوے تھے۔ پس عائشہ جیسے ہی بیٹھین ویسی ہے سر کے بھل کرتے ہاتھ مین گرپڑین تھہ مین جس کے پتھر اور کوڑا بھرا ہوا تھا۔ **فصل ۴۰۔** بعد شکست عائشہ کے پہلے علیؑ کو توجہ شام کے طرف کرنا پڑی۔ کہ وہان معاویہ نے نشان بغاوت کا کھولا تھا جانبین کی فوجین صفین مین مغربی کنارہ پر فرات کے قریب شہر رقہ کے۔ ان دونون لشکرون مین سے کسیکا بھی سالار اپنی فوج سے حملہ کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ اور معاویہ مکار نے یہ حالت تردد کی دیکھہ کے علیؑ کے تابعین کے دلون کو ورغلانا۔ اور کچھہ اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ قرآن کو نیزون کی نوکون پر لگا کے دشمن کے صف کے طرف بڑہ بڑہ کے یون پکارین کہ یہ کتاب ہی جو درمیان ہمارے اور تمھارے فیصلہ کریگی یہ کلام اللہ جو ہی بغض مسلمانونکی خونریزی کو منع کرتا ہی یہ فریب چلگیا اور بڑے بڑے سپاہی جو گل سرسبد لشکر

خلیفہ تھے اونہون نے ہتیار ڈالدیئے اور کہنے لگے کہ مخالف کتاب اللہ کے
نہ لڑینگے اور جو نصیب عثمان کو ہوا تہا اوسکی دہمکی علیؑ کو دے۔
آخرش یہ نزاع پنچایت مین پیش ہوئی۔ اور دو شخص جنکی راے پر
فیصلہ قرار پایا تہا علیؑ کی معزولی پر متفق الراے ہوئے۔ حکم بلند منبر پر سے
جو پنچ مین درمیان دو لشکرون کے نصب تہا سُنایا گیا۔ ایک پنچ
ابو موسی نے پہلے اپنی تجویز بیان کی کہ مین معاویہ اور علیؑ کو خلافت
پر سے یون اوتارتا ہون جیسے اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی سے۔ بعد
اوسکے فی الفور دوسرا پنچ عمرو منبر پر چڑہا اور کہا کہ مین علیؑ کی معزولی
کرنے مین ابو موسی کی موافقت کرتا ہون اور خلافت معاویہ کو دیتا
ہون۔ پس اس رئیس کو خلعت حکومت یون پہنائے دیتا ہون جیسے
اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی مین۔ یہ علانیہ ابتدا ہوئی اختلاف مسلمین کے
جس سے ایسا کینہ اور ایک دوسرے کو خارج المذہب کہنا پیدا ہوا
جیسا کہ ترک اور ایران آجتک ایک دوسرے سے نفرت رکہنے
ہونے سے ظاہر ہی۔ فصل ۱۳ بمقتضائے طبع و نیز بوجہ وجیہ

علیؑ اور اونکے رفقا اس فیصلہ سے ناراض اور غضبناک ہوے - مگر اونکو
بمجبوری قبول کرنا اور کوفے مین چلے آنا پڑا - اور یہان بعد تہوڑے
عرصہ کے خارجیون نے ساتہہ علیؑ کا چہوڑ دیا - وہ لوگ موبا مارقین کے
کہلاتے ہین کہ اونہون نے علیؑ کی رفاقت اسوجہ سے ترک کی کہ ایک
امر جو متعلق بدین خدا تہا اوسکو اونہون نے آدمیون کے فیصلہ پر رکہا
حالانکہ ایسے مقدمون کا فیصلہ کرنا فقط خدا ہی کا کام ہی - علیؑ کے سمجہانے
سے خوارج معقول نہوے اور مسلح آپس مین متفق ہوکے نہروان کو کہ
ایک قریہ قریب چار میل کے مغرب مین دجلہ سے ہی اپنا ماوا قرار دیا -
علیؑ نے اونپر فوج کشی کی بعضون کو سمجہاکے مطیع کیا اور باقی کو لڑکے
قتل کرکے پہر سارے عربستان پر قابض ہوے مگر اس اثنا مین اونکا
حریف معاویہ شام اور فارس پر مسلط ہوا اور اوس کے نام سے
عمرو نے مصر کو لیلیا - شامیون نے بہی تاخت علیؑ کے ملکون مین کی اور
نہایت بے رحمی کے افعال کے مرتکب ہوے اور دور دور تاراج کیا

فصل ۳۲ - قریب اسی زمانہ کے یہ بات ہوئی کہ تین کوفیون سے
اتفاقاً مکہ مین باہم ملاقات ہوئی اور اوس زمانہ کے لڑائے

جھگڑون مین لوگون پر جو مصائب و آلام گذرتے تھے اون کی شکایت
باتفاق کرنے لگے اور یہ بات ٹھہرائی کہ ان مصیبتون کے بانی علیؓ اور معاویہؓ
اور عمروؓ کو قتل کرکے لوگون کی تکلیفون کو دفع کرین - بموجب اس ارادہ
کے ایک شخص ان فتنہ پردازون سے دمشق کو گیا اور معاویہ کو گھائل کیا
مگر زخم کاری نہ لگا - دوسرا شخص مصر مین گیا اور ایک مسجد مین داخل ہوا
جہان عمروؓ کے ملنے کی توقع تھی اور ایک آدمی کو اوس کے دھوکے
مین مار ڈالا - تیسرا قاتل جس کا نام عبد الرحمان تھا بڑی کمبختی کے بات ہی کہ
کامیاب ہوا کہ اوس نے کوفہ مین پہونچنے کے ساتھہ ہی دو اور شخص
اپنے مشرب کو کچہہ دے کے علیؓ کا کام تمام کرانے مین اعانت کرنے کیلئے
ٹھہرائے - عبد الرحمان نے خلیفہ کو در مسجد پہ پاکے پہلی ضربت اون پر
لگائی اور اوس کے شریکون نے باقی کام قتل کا تمام کیا - ان زخمی خلیفہ نے
اوسوقت بھی کہ فقط سانس کا شمار تھا اپنی اوس رحم دلی سے جو نمالخاصہ
اونکی طبیعت کا اور لوگون کا دل لبھانیوالا تھا کام لیا - اور حسنؓ کو تاکید
کی کہ اونکے قاتل کو ایک ہی ضربت مارین اور تکلیف اور اذیت جس کا
لا محالہ سزاوار قرار دیا جاتا اوس سے اوس کو بچاوین

لکھتے ہین کہ علیؑ نے بخنجر زہر آلود کہا کے زخمی ہونے کے پانچوین دن سنہ ۴۰
ہجری مین وفات پائی اور سن اونکا باختلاف تاریخ ولادت ۵۷ یا ۵۸ یا
۶۳ برس کا ہوا - قبر اونکی پوشیدہ رہی جبتک کہ خلافت امویہ کا
استیصال نہین ہولیا - اور سنہ ۳۷۱ ہجری مین عضد الدولہ نے ایک عالیشان
مقبرہ بنوا دیا جس کو قبۃ الانوار کہتے ہین - یہ مقبرہ جس کو بادشاہان
فارس نے باہم بکمال زیب و زینت آراستہ کیا کئے اوس کو پیروان علیؑ ایک
چیز نہایت احترام کی سمجھتے ہین - اور ایک شہر بھی مسمی مشہد علیؑ اونکے
نام پر قریب خرابہ کوفہ کے بسایا گیا۔ **فصل ۴۳** - علیؑ کے مرجانے پر
اونکے بڑے بیٹے حسنؑ خلیفہ و امام عراق مین ہوے مگر خلیفہ کا خطاب
بمجبوری معاویہ کو دیدینا پڑا - اور امام کا خطاب جو ایک باطنی منصب ہے
پیروان کے سمجھے کہ وہ اون سے جدا نہین ہوسکتا تھا معاویہ نے اونکے
لئے وظیفہ مقرر کردیا تھا اور اجازت بھی دی کہ بے کھٹکے گوشہ نشینی مین
بسر اوقات کرین نو برس بعد حسنؑ زہر سے مرگئے جس کو اونکی زوجہ

[illegible]

جعدہ نے باغوائے معاویہ دیا تھا اور خود معاویہ کی بھی موت تھوڑے عرصہ بعد ۶۷۹ء مین واقع ہوئی یزید اوس کا جانشین ہوا - اس شہزادے نے اپنی بدکاری اور تند مزاجی سے اپنی رعایا کو ستایا بلکہ علی العموم مسلمانون کو ایسا بیزار کیا کہ ابھی بہت زمانہ اوسکو دمشق مین خلیفہ ہوئے نہین گذرا تہا کہ چپکے سے حسینؑ کے پاس مدینہ مین ایک اسم نویسی ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمانونکی پہونچی کہ وہ انکو وہ رتبہ دینا چاہتے تھے جس کا استحقاق اُنکو بوراثت اولاد رسولؐ ہونے سے حاصل تھا اور اس اسم نویسی کے ساتھہ اظہار اوسکے شوق کا تھا کہ جیسے ہی انکو کنارے فرات کے دیکھین تلوارین انکی اعانت کے لئے کھینچین - برخلاف عاقلانہ مشورہ کے حسینؑ نے اس نیوتے کو قبول کیا اور مع چند اصحاب اور ایک گروہ عورتون اور بچون کے صحرانوردی کے جب قریب حدود عراق کے پہونچے تو اوس ملک کے رہنے والون کو کچھہ رکھائی بلکہ دشمنی کرتے ہوئے پاکے انکو دغدغہ پیدا ہوا اور شبہہ ہوا کہ انکے رفیق کے لوگ یا تو انسے پھر گئے یا ہلاک کرڈالے گئے بدقسمتی سے منشا اونکے اندیشہ کا ٹھیک تہا - اور حسینؑ کو بشمول اونکے ہمراہیون کے میدان کربلا مین پانسو سوارون کے

ر رسالہ نے گھیر لیا۔ مگر اب بھی حسین نکل کے پناہ اوس قلعہ مین صحرا کے
لیسکتے تھے جسپر کچھ قابو اگلے زمانہ مین قیصران روم اور خسروان فارس کا
نہ چلا۔ یا ہو سکتا تھا کہ وفاداری پر قبیلہ طے کی اعتماد کرتے کہ وہ بجوشش
دس ہزار مُسلّح سپاہیون سے حمایت رسول کے نواسے کی کرتے لیکن
بجائے اختیار کرنے کیسکی ان تدبیرون مین سے حسین نے دشمن کے فوج کے
حاکم سے درخواست گفتگو کی کی اور کہا کہ ان تین شرطون مین سے
ایک کا اختیار انکو ملے (۱) یا تو انکو اجازت ملے کہ واپس مدینے کو چلے جائین
(۲) یا اہل ثغور مین بمقابلہ اتراک تعینات کردیئے جاوین (۳) یا صحیح و
سالم یزید کے پاس بھیجدیئے جاتین۔ جواب مین اوسنے یہ کہا کہ یا اسیر و
مجرم بنکے لشکر خلیفہ مین حاضر ہون یا اپنی بغاوت کے یاداشت سے
منتظر رہین حسین نے کہا کہ کیا تمہارا قصد مجکو موت سے ڈرانے کا ہے۔ ایک رات کی
جو انکو مہلت سوچنے کی ملی تھی تو اس عرصہ قلیل مین وہ خوب غور و فکر
کرکے اپنے معصوم کی مصیبت اوٹھانے پر مستعد ہوگئے۔ اپنی بہن
فاطمہ کو جو اس خاندانکی عنقریب ہونے والی تباہی پر زار زار روتے
تھین گریہ و زاری سے منع کیا اور کہا ہمارا توکل اللہ تعالےٰ پر ہے

زندہ رہتی۔ میرے مان فاطمہؑ میرے باپ علیؑ میرے بہائی حسنؑ سب
مرگئے تباہی اوس تباہی پر جو واقع ہوچکی اور افسوس اوس باقی تباہی پر جو
ہونیوالی ہی فصل ۳۹ حسینؑ نے جواب دیا اے پیاری بہن خدا پر
بہروسا کرو اور جانو کہ ہر شئے ہلاک ہوگی سوائے وجود اوس خدا کے
جسنے سب چیزونکو خلق کیا اور جو اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کو اپنے
پاس اوپر راجع کرے گا۔ میرے باپ علیؑ میرے بہائی حسنؑ مجہہ سے
بہتر تھے اور ہم سب کے تاسی کے لئے نظیر خود رسولخداؐ موجود ہی
فصل ۴۰ حسینؑ پیدایشی افسردہ طبع مخزون المزاج تھے گویا اپنے
مرگ بیگاہ کی انکو پہلے سے آگاہی تہی۔ اور مثل اپنے باپ کے دیندار
مین قابل دید تھے۔ اور اہل سیر کہتے ہین کہ وہ ہر روز ہزار مرتبہ عبادت
حق تعالے کی کرتے تھے۔ ایک دفعہ اونہون نے اپنے باپ سے پوچہا
کہ آیا وہ انسے محبت رکہتے تھے۔ علیؑ نے جواب دیا کہ وہ انکو بکمال شفقت
چاہتے تھے۔ پہر اونہون نے پوچہا کہ خدا سے بہی آپ کو محبت ہی علیؑ نے
جواب دیا ہان اسپر حسینؑ نے کہا کہ سچی دو محبتین باہم ایک دل مین
نہین رہ سکتین ہین۔ اس کلام سے علیؑ ایسے متاثر ہوئے کہ آنسو ٹپک

پڑے حسین نے اونکی تشفی کے لئے کہا کہ آیا آپ کو کافر بنا اچھا معلوم
ہوتا ہی کہ میرا مرتے دیکھنا۔ علی نے جواب دیا کہ مین اپنے پیارے بیٹے کو
پہلے حوالہ موت کے کردون نہ کہ اپنا دین چھوڑ دون۔ تب پھر حسین نے
کہا کہ اس امتحان سے آپ کو معلوم ہو کہ آپکو میری محبت ایک الفت طبع ہی
اور آپ جو خدا سے محبت رکھتے ہین وہ سچی محبت ہی۔ اور آپکے اصل دل
سے ہی۔ **فصل ۴۱**۔ ایک عالیشان روضہ اوسی مقام پر تعمیر ہوا جہان
کہ لاش حسین کی دفن ہوئی تھی۔ اور اس مقام کا نام مشہد حسین ہی۔
اور اس دن تک وہان زوار بہت جایا کرتے ہین **فصل ۴۲** خلافت
عامہ سے اگرچہ اولاد علی خارج رہے مگر ہر روز زمانہ مین مسلمان اونکا
احترام کیا کئے ہر ایک ملک مین مسلمانون کے یہ کبھی کبھی تخت نشین
ہوے۔ اور ہر ایک عہدہ اور ہر ایک کام دنیا بادشاہ سے لیکے
گدا تک کا اولاد رسول سے ممتاز ہوا۔ انکو عرب مین شریف یا سید اور
شام و ترکستان مین امیر اور افریقہ و فارس و ہند مین سید کہتے ہین۔
اور جب یہ امر خیال کیا جاتا ہی کہ موافق مسلمانون کی شرع کے اتنا اثبات
دعوی سیادت کو کافی ہی کہ فلان فلان شخص کے باپ یا مان مین سے

کوئی خاندان آنحضرت سے ہوسے تو یہ بات کچھہ تعجب کی نہین معلوم ہوتی
کہ تمام ممالک اسلام مین ہر جگہ اولادِ رسول کی کثرت ہی۔ فصل ۴۳
اگر ہم فقط اسقدر ذکر پر علی کے اکتفا کرین جو ابتک ہم نے ان اوراق مین
ضمناً کیا ہی تو نہ صرف علی کے سے شخص کے حق مین کوتاہی بلکہ پڑہنے والے
کی توقع کے بھی خلاف ہوتا لہذا اتنی اور خصوصیات مذکور ذیل اونکے
بیان کر کے اس رسالہ کو ہم ختم کرتے ہین۔ فصل ۴۴۔ لکھتے ہین کہ ظاہر
ڈیل ڈول مین وہ میانہ قد مگر قوی تھے اور خالق نے اونکو بے اندازہ سکت
بدن مین مرحمت فرمائی تھی۔ ڈاڑہی سیاہ اور گھنی تھی اور چہرہ اون کا
گلرنگ اور زیرکی اور نیکی کی شعاع دیتا ہوا تہا۔ اور اسپر اعتماد کر کے
ٹھیک پتا اونکے مزاج کا لگ جا سکتا تھا۔ شجاعت اور فصاحت دونون
مین برابر یہ مشہور تھے درحالیکہ لقب اسد اللہ کا اونکی جرات اور نام
آوری پر شاہد ہی اسکی ایک نظیر بہت سی نظیرون مین سے کہ جو محاصرہ
قلعہ خیبر ۶۲۸ عیسوی مین مشاہدہ ہوئے۔ جب ابوبکر اور عمر دو دفعہ
علم لیکر بس پرگاڑ چکے اور دونون دفعہ ہٹا دئیے جا چکے تو آنحضرت نے
فرمایا کہ کل علم ایسے بہادر سپہ کے ہاتھ جاوے گا کہ جو دوست خدا کا اور

رسول حبیب خدا کا ہو- دوسرے دن جب یہ علم علی کے سپرد ہوا تو وہ دشمن کے طرف جھپٹے اور مظفر و منصور واپس آئے حکایت اونکی اس کارنمایان کی اور قصے اونکے اور وقایع عظیم کے اکثر عربی اور فارسی شاعرونکی تصنیفات مین ہوا کرتے ہین اور عام مجمعون مین پڑہے جاتے ہین جہان ہجوم مشتاق سامعین کا ہوتا ہی- اور سُننکے از حد محظوظ ہوتے ہین چنانچہ جس صورت سے وہ قلعہ خیبر کے سامنے تھے اوس کے بیان مین ایک شاعر یون کہتا ہی کہ ڈہال جو اوس بہادر کے بازو پر تھی وہ ایک ٹکڑا ابر کا قریب آفتاب کے تھا اور پھر کہتا ہی کہ ڈہال کے نیچے سے علی نے جو ذوالفقار کھینچی وہ مشہور تلوار جسکو خدا نے اونکے لئے بھیجی تھی کھینچتے ہی تو وہ چمکی جیسے بجلی کالی گھٹا جو کہ قریب آفتاب کے ہو اور جس طرح کہ شمشیر شاخون کو کسی شاخ سے کی جدا کرتا ہی اوسیطرح علی کا تیغہ سرون پر کمبخت کافرون سے کرتا تہا

فصل ۴۵- علی ہنر ہائے جنگ مین کمال رکہتے تھے مگر اون کو علم سیاست مین بالکل واقفیت نہ تہی- معاویہ نے اپنی اور علی کے لڑائی کے ذکر مین کہا کہ دو چیزون سے مجکو موقع ملا کہ میرے حریف سے مزاج مین اخفا نہ تہا- اور میری بات کا پتا نہ لگ سکتا

تھا۔ علیؑ کے اپنے سپاہی تھے اور میرے سپاہی اشارہ پر کام کرتے
تھے **فصل ۴۶** پس اگر علیؑ بلحاظ اپنی حیات اور بردباری اور عقلمندی
کے دیکھے جاوین تو جتنے لوگ عربستان مین سلف سے پیدا ہوے اون
سب مین بڑھکے معلوم ہون گے۔ تمام مسلمان مورخ اُنکے جسمانی اور
اخلاقی اوصاف کا بیان نہایت جوش کے الفاظ سے کرتے ہین۔ ابوالفدا
یون کہتا ہی۔ علیؑ مین ہم پاتے ہین نظیر ایک دلیر اور لائق رئیس کے ایک
رئیس جس سے بہتر تمام اہل اسلام مین پایا جاتا نہین ہی۔ اور جو انصافاً
مقابل بادشاہ حکیم مارقوس انطونیوس کے رکھا جاسکتا ہی مگر وہ تباہ
ہوے روزگار مخالف سے اور دشمنی سے ایک حریص عورت کے (عائشہ)
باعانت دروغ حلفی اور دست قاتل کے **فصل ۴۷** لیکن علی اہل علم
کے سلسلہ مین بھی ممتاز مرتبہ رکھتے تھے کہ انھون نے تحصیل علم مین
ایسی کوشش و توجہ کی تھی جو اونکے زمانہ اور ملک مین رسم نہ تھے
بہت سے مجموعے اونکے جملون کے اور مثلون کے اور قصیدون کے
بعد اونکے باقی ہین۔ تھوڑی تھوڑی ان جملون سے شہر لیڈن مین گولیس نے
سنہ ۱۶۲۹ء مین اور لسٹ نے سنہ ۱۷۳۴ء مین آخر مین قصیدہ ابن زبیر کے

چہاپے - واشر نے گولن کے چہاپے ہوے جملونکو فرانسیسی مین ترجمہ کر کے سنہ ۱۸۲۶ع
مین چہاپا - اکلی نے اپنی کتاب مسمی بہ تاریخ عرب کے تیسری طبع مین علی کے
ایک سو انہتر ۱۶۹ جملون کا انگریزی ترجمہ لکہا ہی اور نسبت اپنی عربی صرف و نحو کے
کتاب مین لکہتا ہی کہ توحزنک نے اونکی ایک سو مثالین چہاپی ہین - سب کے
پہلے گوادگمیو نے انکے قصائد کو مع لاطینی ترجمہ کے روم قدیم سنہ ۱۶۴۲ع
مین چہاپا مگر اوس ہی کو کینپر نے صحیح کر کے شہر لیڈن سنہ ۱۷۴۵ع مین آٹھ ورقی
تختی پر چہاپا - اس مجموعہ مین چہ چہوٹے قصیدے ہین پہلے قصیدہ کو اینن سے
گولن نے لوسیوس کے نحو و صرف کی کتاب مطبوعہ لیڈن سنہ ۱۶۱۶ع کے
آخر مین اور دوسری اور تیسری اور چوتہی کو اکالانو نے اپنی عربی نحو و صرف کے
کتاب مطبوعہ روم سنہ ۱۶۴۲ع مین طبع کیا ہی - ایک رسالہ علم ردسحر کے

ا؎ مذکور ذیل بطور نمونہ کے اقوال علی کے ہین - علم امیر کی زینت اور فقیر کی دولت ہی - سچ بولنا
جس مطلب سے خدا نے گویائی دے اوس مطلب کے موافق کرتا ہی - کمال تین چیزون مین - صبر مصیبت
پہ - اعتدال اپنے اشغال مین - لطف تعلق پر - دین ایک درخت ہی جڑ جسکے ایمان ہی - اور خوف خدا
اوسکے شاخین ہین - اور حیا پہل ہی - جیسی دنیا کے سستی ہی حشمت اس کے ذلت ہی - بلندی
اسکے پستی ہی - مکار کے زبان شیرین ہوتی ہی - مگر دل کڑوا ہوتا ہے - حماقت لا علاج مرض ہے -
وہ شخص قدمیں سب سے زیادہ ضعیف ہی جو خود اپنے اوپر فتوی دے نہ سکے کہ اور لوگ وس پر فتوی دین
حرم و مباشرت ست جو منافقے ہوتے ہین اور اس سبب مفاسد برپا ہوتے ہین وہ مفاسد جس عصر مین ورجس اقلیم
مین ہون اوس ہی مین اکثر محدود رہتے ہین - اور اعضا حقہ اور اقالیم دیگر مین شاہر نہین ہوتے ہین - مگر وہ
مفاسد جو اختلاف مذہبی یا جو نہایت با اصلاح تدبیر عداوت ہی یعنے عناد دینی اوس سے مداہون چنانچہ حال

[illegible]

بیان میں مصنف علیٰ سنا ہے کہ اسی شاہی کتب خانہ میں قسطنطنیہ کے موجود
ہے اسے ناظرین عالی الیسے تھے - راحت ابدی کے آغوش میں
وہ ہمیشہ آرام کیا کریں فقط!

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس خدائے پاک کو	نور ایمان جس نے بخشا خاک کو

رسالہ موسوم باسم تاریخی جبر و مظاہر الحق جسکو رسالہ خلافت مسٹر جان
ڈونپورٹ سے حسب الحکم عالیجناب معلی القاب حضور شاہزادہ عالم و عالمیان
میرزا جہاں القدر بہادر دام اقبالہ کے جناب مولوی محمد سعید رضا صاحب خلف الصدق
جناب مولوی ہرمز علی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے بزبان اردو بامحاورہ
انسٹھ ہجری میں حلیہ ترجمہ سے آراستہ فرمایا اور ۱۸۸۲ء
شہر عظیم آباد پٹنہ میں چھپا تھا اب مکرر باجازت شاہزادہ
ممدوح الشان بلیغ حسن اہتمام سے طبع ہو کر
دل پسند خاص و عام ہوا ہے۔

در ۱۳۰۱ ہجری
بخط خام سید محمد ابن سید سلطان